الحمد للہ العزیز الرشید الذی یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید

۱۳۲۲

# کلیات رشید اردو

۱۹۰۴

[illegible] مجموعۂ تصوف و تجرید از تصنیف شریف قدوۃ السالکین [illegible]

در شمالیہ پریس مراد آباد محمد مشتاق احمد منیجر مطبع طبع نمود

۱۵

قولہ تا بدانی شعرہاے درد عشق
این شعر در عنوان کتاب بنہجے شگرف
واقع شدہ کہ لطف آن بر صاحبان بصیرت و وجدان
پوشیدہ نیست۔ ہمانا کرامت مصنف است علیہ الرحمۃ کہ درین شعر
ما ورائے اشارہ بسوے تعداد اشعار مثنوی کہ مساوی اعداد لفظ قلب است
اشارتے بسوے این معنی ہم فرمودہ کہ شعرہاے درد عشق را نتوانی دانست
یعنی لطف و کیفیت آن نخواہی برداشت تا بسوے قلب متوجہ
نشوی و از کار دل آگاہی نیابی۔ پس باید کہ اصلاح
دل کنی و استعداد باطنی حاصل کنی کہ فہم معنی درد عشق موقوف
بر آن است ۱۲ شمس الدین مرادآبادی غفر اللہ لہ۔

# مثنوی درد عشق

۱۲۸۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا بدانی شعرہاے درد عشق — رو بسوے قلب کن اے مرد عشق

دعوے حمد اور میرا منہ — ہے بڑی بات اور چھوٹا منہ

آب کوثر سے پہلے منہ دھو آئین — نعت کا حرف تب زبان پر لائین

دل کدہر تو ہے آ خدا کے لیے — ہاتھ اوٹھاتا ہون اب دعا کے لیے

اے مہین بخشش و فراوان بخشش — خرد و نطق و جان و ایمان بخشش

بے طلب تو نے ہے دیا سب کچھ — کیا طلب سے نہ دیگا تو اب کچھ

کیون مری جان کو غم سے ہو کاہش — دیکھتا ہون مین تیری داد و دہش

اے خوشا وقت مین کہون ربی — تو کہے مَا تَقُولُ یَا عَبْدِی

گوش ہون گوہر مراد سے پر — اَرِنی کا ملے جواب اُنْظُر

دل کی پوری ہون آرزوئین تمام — سب کا یارب بخیر ہو انجام

اس قدر اور مہربانی ہو — ذرۂ درد کر عطا مجھکو

عشق کی مے سے جام دل بھر دے ‌ ‌ ‌ مجھکو بھی سرزنی سا تو کر دے

سرزنی ایک تھے ولی اللہ ‌ ‌ ‌ شاہ اقلیم درد عشق پناہ

عشق مولا مین برگ رز کہا کر ‌ ‌ ‌ کر دیے یون ہی سات سال بسر

بس ریاضت سے اونپہ لیل و نہا ‌ ‌ ‌ کہلتے تھے بس عجائب و اسرا

مگر اوس شاہ عاشقان کا نہ تھا ‌ ‌ ‌ کوئی مقصود جز جمال خدا

شوق سے ایک روز ہو کے ستوہ ‌ ‌ ‌ روتے تھے زار زار بر سر کوہ

اور کہتے تھے اے خدائے کریم ‌ ‌ ‌ درد دل سے ہے میرا حال سقیم

جلوہ حسن لایزال دکہا + ‌ ‌ ‌ اپنا یارب مجھے جمال دکہا

اس عنایت مین ہوگی دیر اگر ‌ ‌ ‌ جان دیدون گا کوہ سے گر کر

آئی حق سے ندا بگوش حزین ‌ ‌ ‌ ابھی اس مکرمت کا وقت نہین

کوہ سے تو اگر گرے سو بار ‌ ‌ ‌ حفظ تیرا نہین مجھے دشوار

سرزنی مین سے تجہے بچالون گا ‌ ‌ ‌ گر کے مرنے سے تجہے نہین دونگا

یہ ندا سن کے با دل غمگین ‌ ‌ ‌ کوہ سے گر پڑے بروے زمین

دل مین دریائے غم کا جوش و خروش ‌ ‌ ‌ کیا کہون کب تلک رہے بیہوش

دیر کے بعد ہوش جب آیا ‌ ‌ ‌ روکے پہر اسطرح سے عرض کیا

نہ تو دیدار تو دکہاتا ہے ‌ ‌ ‌ نہ مرے دل کو صبر آتا ہے

آہ مرنے بہی تو نہین دیتا ‌ ‌ ‌ کیا کرون وا مصیبتا دردا

حضرتِ حق سے یون ہوا ارشاد — چھوڑ اب کوہ شہر کر آباد

عرض کی شیخ نے کہ اے مولا — جا کے وان کام کیا کرون فرما

حکم آیا کہ اے عزیزِ جلیل — کام وہ کر کہ نفس ہووے ذلیل

از پئے ذُلِ نفسِ جاہ طلب — دربدر بھیک مانگ جا کر اب

ہے اسی مین خوشی مری اب تو — خوار کر نفس کو جہانتک ہو

مالدارون سے مال کر گدیہ — دے فقیر و غریب کو ھدیہ

کیا سوال و جواب ہین واللہ — عشق اسکے مزے سے ہے آگاہ

آگیا عشق کا زبان پر نام — اب کہان دل کو صورتِ آرام

عشق سامانِ بیقراری ہے — درد ہے غم ہے آہ و زاری ہے

طالبِ عشق کون ہے کہ نہین — عشق سے پُر ہین آسمان و زمین

عشق سے ہے جرمِ آفتاب مین نور — ذرّہ ذرّہ ہے عشق سے معمور

ماہ مین عشق داغ بنکر ہے — واقف اس سے کتان سراسر ہے

جوششِ عشق دیکھ لے مے مین — شورشِ نالہ عشق ہے نے مین

عشق سے ہے عارفِ خدا آگاہ — عشق سے ہے لا الٰہ الا اللہ

عشق نغمہ سرائے رمزِ دنیٰ — عشق پردہ کشائے آو ادنیٰ

عشق سے ہے راز دارِ بزمِ حضور — عشق سے ہے محرمِ سرائے سرور

عشق کہتا ہے سب مجھسے کام نہ چھوڑ — قصہ عشق ناتمام نہ چھوڑ

مین نہ شاعر نہ مین سخندان ہون
عشق کا مین مطیع فرمان ہون

عشق حاکم ہے اور مین محکوم
قصۂ شیخ کیون نہو مرقوم

حکم رب حسن کے عاشق اللہ
چلدیے وان سے کہکے بسم اللہ

چشم پرنم یہ کہتے جاتے تھے
ہے مقدم تری رضا سب سے

کیا مری آبرو ہے مین کیا ہون
جو ترا حکم ہو بجا لاؤن

آبرو جان و مال و عزت و جاہ
تجھپہ قربان اے مرے اللہ

شیخ تو راستہ ہی مین تھے ابھی
شہر غزنین مین ان کی دہوم مچی

تہنیت گو تھے سب وضیع و شریف
سرزمی آج لاتے ہین تشریف

کہتے تھے شہر کے امیر و غریب
ایسے کب تھے بھلا ہمارے نصیب

لاوین تشریف عاشق اللہ
بادشاہ سر یہ عزت و جاہ

آج غزنین کا مرتبہ ہے بلند
ہے ہمارا سا کون دولتمند

شہر ایسے ولی کا مسکن ہے
رشک گلزار کوے و برزن ہے

اور ہمین دولت زیارت ہے
مفت سرمایۂ سعادت ہے

جملہ خرد و کلان غرض فی الحال
شہر سے نکلے بہر استقبال

اور ادہر شیخ دین براہ دگر
آگئے چھپ کے شہر کے اندر

شرفا اور شہر کے [illegible]
جا کے خدمت مین سب نے عرض کیا

یا ولیّ اللہ السلام علیک
إنّما الخیرُ والخُطوبُ لدیک

گھر مرے آپ لے چلیں تشریف — ہو خدارا قبول عرض نحیف

شیخ نے سب کو یہ جواب دیا — مجھکو قصر و محل سے کام ہے کیا

حکم ہے بھیک مانگون مین دردر — ہے یہی اب تو کوشک و منظر

عزت و آبرو سے کام نہین — مین طلبگار ننگ و نام نہین

وہ گدائی کا مین کرون سامان — تا ملامت کرے تمام جہان

لفظ اچھے نبولون وقت سوال — بھونڈے الفاظ مین ہو قال و مقال

اس طرح سے کرون مین گدیہ گری — صاف ظاہر ہو جس سے بے ہنری

خر گدایون کا ہے طریق پسند — تا کہ ذلت ہو مجھکو چند در چند

طالب ننگ و نام کیا ہون مین — بندۂ مرضی خدا ہون مین

سنکے یہ رو پڑے صغیر و کبیر — ہر طرف تھا غریو آہ و نفیر

اور وہ عاشق خدائے جلیل — چلدیے لے کے ہاتھ مین زنبیل

یہ صدا تھی زبان پہ شام و پگاہ — اَعطِنِی شَیئًا اَعطِنِی لِلّٰہ

یہ صدا تھی زبان پہ جب آتی — حالت شیخ تھی بدل جاتی

کیا کرون اس صدا کا لطف بیان — عشق واقف نہی ہے عقل ہے نادان

وہ مزا ہے جو مین لکھون اسکو — قصہ شیخ پھر تمام نہو

کرتے پھرتے تھے شیخ یون ہی سوال — دو برس تک غرض رہا یہ حال

ایک دن اک امیر پاس گئے — درد دل سے بہت اُداس گئے

پھر ہوا حکم تو دو بارہ جا
حکم سے ساتھ شیخ جا پہونچے
خوشدلی سے کہ شرم سے مارے
تیسری بار پھر بحکم خدا
ہو کے برہم امیر نے جھڑکا
شیخ بولے جو چاہیے سو کہئے
دے کے پھر کچھ امیر نے ٹالا
شیخ حکم خدا سے تھے مجبور
اونکی آنکھون مین قدر شاہ تھی کیا
تھے غلام اونکے بادشاہ و وزیر
چاہتے جسکو شاہ کر دیتے
لطف فرمان بری اوٹھاتے ہین
جاتے ہی شیخ نے کہی یہ صدا
سنتے ہی وہ امیر بولا سخت
آپکا آج چند بار ہے تو
کوئی ایسا نہین گدا دیکھا
کیا کہون جو کہا امیر نے اور

تلخئے زہر کر گوارا جا
شاہ سے تھے صورت گدا پہونچے
پھر دیا کچھ امیر نے بارے
شیخ نے جا امیر کو گھیرا
زخم دل پر بہت نمک چھڑکا
تجکو لِلّٰہ کچھ مگر تو دے
اور کہا پھر نہ آئیو اس جا
ورنہ جاتے امیر پاس پھر وہ
مال و زر کی کچھ اونکو چاہ تھی کیا
تھا دعا مین سب انکے تاج و سریر
داغ کو رشک ماہ کر دیتے
شیخ پھر چوتھی بار جاتے ہین
مجھکو لِلّٰہ اور کچھ دلوا
کیا ذرا بھی حیا نہین کمبخت
جی مین کچھ اپنے شرمسار ہے تو
نہ گدا دشمن حیا دیکھا
آوے میری زبان پہ وہ کس طرح

شیخ نے آہ چشم نم ہو کے
یوں کہا اوس امیر سے رو کے

مجھسے بابا بہت خفا مت ہو
درد دل کی نہیں خبر تجھکو

تو نہ اتنی سبب مجھے ملامت کر
دل دکھاتا ہے کیوں خدا سے ڈر

مجھمیں گر حرص کا پتا ہوتا
پھر جو تو کہتا سب بجا ہوتا

حکم حاکم سے میں تو ہوں مجبور
رکھہ عتاب و خطاب مجھسے دور

تجھکو تو عشق سے ہے بیخبری
کیا کہوں تجھسے حال گریہ گری

کہکے یہ شیخ اسقدر روئے
تھے کبھی جیسے بوالبشر روئے

انکا رونا جو کوہ سن پاتا
ہو کے پانی تمام بہہ جاتا

رقت شیخ کر گئی تاثیر
رو پڑا ہو کے بیقرار امیر

پھر تو رونے کا یہ بندھا سامان
ہر طرف تھی صدائے آہ و فغان

جو وہاں پر کھڑا تھا روتا تھا
سر پٹکتا تھا جان کھوتا تھا

شیخ تسکین اگر نہ فرماتے
سیکڑوں روتے روتے مرجاتے

جب افاقہ ہوا تو گھر میں ساتھ
لے گیا شیخ کا پکڑ کر ہاتھ

اور کہا یہ جو کچھ خزانہ ہے
جسقدر نقد و جنس خانہ ہے

لیجیے اور کیجیے ایثار
قابل نذر گو نہیں زنہار

شیخ بولے کہ یہ قباحت ہے
اسکی مجھکو نہیں اجازت ہے

حاجت مال و زر نہیں مجھکو
یہ مبارک کرے خدا تجھکو

کہکے یہ چل کھڑے ہوے وان سے
رہ گئے سب وہ لوگ حیران سے

پھر صبا بوے یار لاتی ہے
مژدۂ نو بہار لاتی ہے

تازہ پاتے ہین آج داغ جنون
خون سے لبریز ہے ایاغ جنون

وحشت دل سے ہے پھر گریبان گیر
کیون نہ ویران ہو خانۂ زنجیر

گرم ہے آج بزم راز و نیاز
غیب سے ہے نوید گوش نواز

جھومتے جاتے شیخ وجد مین تھے
کان مین آئی یہ ندا حق سے

دوست اب تو کسی سے کچھ مت مانگ
دے جو کچھ مانگین سب تجھسے درہم و دانگ

بھر دے لب سائلون کا دامن جیب
مین نے بخشا تجھے خزانۂ غیب

کرنہ ہرگز کسی کی حاجت بند
دے جو کچھ سب تجھسے مانگین حاجتمند

کیون ہون محروم سائل و درویش
دوست میری عطا ہے بیش از بیش

خاک مٹھی مین تیری زر گردون
سنگ ریزہ جو ہو گہر گردون

عشق پر حسن کی عنایت ہے
اوج پر موج بحر رحمت ہے

رحمت عام کا نزول ہے آج
جو دعا مانگیے قبول ہے آج

رحم کر میرے حال پر یارب
مت پھرا مجھکو در بدر یارب

عام ہے بندہ پروری تیری
سب تجھی سے ہین بہرہ ور یارب

مین ہون گم کردہ کاروان مراد
فضل تیرا ہو راہبر یارب

کام بگڑے ہوے مرے بن جائین
وہ عنایت کی ہو نظر یارب

| | |
|---|---|
| اُڑ کے پہونچون رفیقِ اعلےٰ تک | دے مجھے ایسے بال و پر یارب |
| ہے یہی آرزو مرے دل کی | دیکھہ لون تجھکو آنکھہ بھر یارب |

درد ہجران سے نیم جان ہے رشید
تو نہ لے کون لے خبر یارب

## تمت

## سببِ تصنیف

سبب تصنیف اس قصۂ لطیف کا یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے کسی دعا مین یہ شعر لکھا تہا کہ۔ عشق کی مے سے جامِ دل بہر دے ٭ مجکو بہی سرمزی سا تو کردے۔ یہ شعر مولانا سید عالم علی صاحب محدثؒ کی نظر سے گذرا۔ جو مولانا اسحاق صاحب قدس سرہ کے شاگرد رشید تہے۔ اونہون نے تمنا اس امر کی کی کہ شیخ سرمزی علیہ الرحمہ کا پورا قصہ اس شعر کے مصنف کی زبان سے سنون۔ چنانچہ مصنف علیہ الرحمہ نے پورا قصہ لکہکر جمعہ کے روز بعد ختم وعظ جامع مسجد مین بہیجا اور شیخ شمس الدین نے مولانا کو خوش الحانی سے سنایا۔ پہر جو کیفیت آپ پر طاری ہوئی وہ ایسی تہی کہ دوسرے مین اثر کر گئی۔ اور کیون نہو ایک تو قصہ خود پر اثر۔ دوسرے اوسکا بیان کرنے والا صاحب اثر۔ تیسرے سننے والا صاحب نسبت و کیفیت۔ پہر کیا تہا وہی مضمون کہ۔ رموزِ عاشقان عاشق بداند۔ سننے مین سوہاگا ملا اور چرخ آیا۔

عبد الحمید عفی عنہ

| ۱ | قصیدہ ترجمۃ المیم فی مدح میم احمد نذر بارگاہ اقدس جناب احد | ۱۶ شعر |
| --- | --- | --- |

گہر سے مین ہون مالا مال گوش انس و جان کرتا / بوصف میم احمد ہون زبان کو درفشان کرتا

یہ سب ہے دُرّ دانہ درج گرامی نام احمد کا / خدا ہے قدردان قیمت نہ کیون اسکی گران کرتا

عجب اللہ اکبر یہ طلسم میم احمد ہے / کہ اک عالم کو ہے انگشت حیرت در دہان کرتا

جسے بخشا خدا نے ہے مذاق حب ایمانی / وہی اس میم کو ہے میم محبوبی بیان کرتا

بجا ہے خاتم مہر نبوت میم کو کہیے / یہ مضمون دلنشین ہے کیون نہ مین خاطر نشان کرتا

وہ یکچشمی اوسے کہتا ہے عینک چشم حق بین کی / جو اس عینک سے ہے نظارۂ حسن نہان کرتا

یہ دروازہ ہے درگاہ احد کا جو پہرا اس سے / وہی سے ہے آپکو حرمان نصیب دو جہان کرتا

یہان پر ناخن فکر رسا فرسودہ ہوتے ہین / کوئی اس عقدۂ مشکل کو حل کیا میرجان کرتا

سویدائے دل جولانگہ عشق الٰہی ہے / بہت تعظیم اسکی ہے گروہ قدسیان کرتا

مہ و خورشید کو یہ روز و شب قربان کرتا ہے / نثار اس میم پر کیا اور تہا جو آسمان کرتا

دہان حور سے دیتا اسے تشبیہ گر شاعر / تو اوسپر خندۂ سرشار ہر پیر و جوان کرتا

مسیحا کے لب اعجاز مین بس جان پڑ جاتی / یہ خال جانفزا اک دم اگر جلوہ وہان کرتا

یہی تو چشمۂ آب بقا ہے خضر سے کہدو / یہان سے کیون نہین حاصل وہ عمر جاودان کرتا

نیا گل یہ کہلا کچہ ذکر تہا یان میم احمد کا / گریبان چاک ہے وان غنچۂ باغ جنان کرتا

خطا ہے نافۂ مشک ختن اس میم کو کہنا / یہ دستنبو معطر ہے مشام عرشیان کرتا

نشانی ہے کلام اللہ مین یہ وقف لازم کی / اسی سے وقف ہے یان پہ ہر اک قرآن خوان کرتا

سمجھ لیتے کہ یہ مُہرِ سرِ گنجِ حقیقت ہے
اگر مین شرح کچھ اسکی بطرزِ عارفان کرتا

مہِ برجِ احد کے سامنے کیا ماہِ کامل ہے
یہان خورشید ہے آئینہ داری کتان کرتا

نظر کرتا نہ امت پر اگر اس چشمِ رحمت سے
خدا کیون آپ کو شاہا شفیعِ عاصیان کرتا

مدیحِ میمِ احمد مجھسے پوری ہو نہین سکتی
اگر حمدِ احد کرتا تو کیا اے مہربان کرتا

۲

کہون کیونکر نہ اسکو تابدانِ کاخِ لاہوتی
**رشید** اس تابدان سے مین ہون سیرِ لامکان کرتا

۱۳ شعر

وہی اللہ کے شایان ہے لطفِ بے نہایت کا
جو عاشق ہے رسول اللہ کی صورت کا سیرت کا

خدا کو اور محبوبِ خدا کو مُنہ دکھاتا ہے
دقیقہ رہ نجائے دیکھنا توحید و سنت کا

طریقت او حقیقت معرفت کی سطے نہو منزل
اگر رستہ رسول اللہ کی چھوٹا شریعت کا

وہ کیا جانے مزا کیا نعمتِ ایمان کا ہوتا ہے
نہو جو کوئی لذت یاب حضرت کی محبت کا

رسول اللہ کے جو عشق مین شیدائی سر ہونگے
اونہین کے سر پہ ہوگا تاج محشر مین کرامت کا

نہ ہرگز بددعا کی دشمنون نے گرچہ ایذا دی
بیان کب آپکے ممکن ہے الفت کا مروت کا

نہ بھولے ہم گنہگارونکو حضرت آخری دم تک
نبی کوئی نہین ایسا ہوا غمخوار امت کا

کہین گے سر بسجدہ آپ ربِّ امتی جبدم
نہایت جوش پر آئیگا دریا حق کی رحمت کا

اونہین کے نور سے انوارِ ذاتِ انبیا چمکا
اونہین کی ذات پر ہے خاتمہ وصفِ نبوت کا

جو کوئی ظاہر و باطن مین ہوگا آپ کا پیرو
نہ ہولِ قبر ہے اوسکو نہ کھٹکا ہی قیامت کا

جنھون نے عطرِ گیسوے رسول اللہ سونگھا ہے
اونہین کیا لطف دیگا لخلخہ ریحانِ جنت کا

یہان پہ ہو مرا شہر رسول اللہ مین مدفن
وہان یارب میسر حشر مین ہو ساتھ حضرت کا

۳

نہ پوچھ اے **رشید** احوال کچھ اعمال کا میرے
بھروسا فضل کا ہے اور حضرت کی شفاعت کا

۷ شعر

ملا بسم اللہ سے اللہ کا رستہ ملا
اسم سے چلکر پتہ آگے مسمے کا ملا

جب خودی چھوڑی خدائے پاک سی بندہ ملا
بیخودون کو دیکھیے کیسا بڑا رتبہ ملا

عاریت ہے نام ہستی سارے عالم کے لئے
تیرے پرتو ہین یہ سب آخر پتہ اتنا ملا

وہ فرشتہ ہے غذا جسکی ہے تیرا ذکر پاک
خضر ہے وہ جسکو تیرا نام روح افزا ملا

خاک کے پتلے کو مسجود ملائک کردیا
یہ بنی آدم کو تجھسے تاج کرمنا ملا

تو غنی اور سارا عالم تیرے در کا ہے فقیر
تیرے دروازہ سے مولے جسنے جو مانگا ملا

بس گیا آنکھون مین پتلی کا تماشا اے **رشید**
تارا اوسکے ہاتھ مین جب غور سے دیکھا ملا

۴

## عرض آرزو

۷ شعر

رخ جانان دکھا دے مین نہین طالب ہون ساغر کا
جو تو ساقی نہو پھر کیا مزا ہے جام کوثر کا

شہیدون کو نہین کچھ خوف دار و گیر محشر کا
کہ ہے خط امان تیغ محبت کا تری جوہر کا

نشان گر تمسے پوچھے خضر کوئے پیمبر کا
بہت روشن پتا اس ناتوان کے پاس ہے بستر کا

کسی ٹوٹے ہوئے دل کے در آتو سامنے لائین
کہان ہے جام جم کیسا ہے آئینہ سکندر کا

مین اور ناکام جاؤن آستان سے تیرے مشکل ہے
گدا مین بھی تو ہون بندہ نواز آخر اسی در کا

الا اے جلوہ مشتاقان مبارک عید نظارہ / شب ہجران کٹی چمکا سپیدہ صبح محشر کا

رشید اوسکے مسخر کیون نہون جن و بشر دونون
کہ جسکے لوح دل پر نقش ہو اللہ اکبر کا

۵ | رجوع الی الوسیلہ | ۱۰ شعر

جسے قرآن ملا مین امتی ہون اوس پیمبر کا / ستایشگر نہ کیونکر ہون رشید اپنے مقدر کا

مری پردہ دری ہنگامہ محشر مین کیون ہوگی / مرے سر پر تو ہے دامان شفیع روز محشر کا

حبیب کبریا کے مسند آرا تے خلافت مین / یہ رتبہ ہے ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

لکھی ہے سری و جہری شہادت میری قسمت مین / سلامی ظاہر و باطن مین ہون شبیر و شبر کا

مجھے کر محرم اسرار زین العابدین یا رب / ملے ذوق عبادت مجکو بہی اوس حق کے رہبر کا

بر لے باقر و جعفر بر آے موسی کاظم / بر آئے مدعا میرے الٰہی دین تر کا

علی موسی رضا کے واسطے مجکو عنایت ہو / پیاسا ہون مین تسلیم و رضا کے آب خنجر کا

تقی کے واسطے مجکو عطا کر خلعت تقوے / نقاب چہرہ معنی نقی کے واسطے سر کا

مری کب شاہ ہفت اقلیم سے آنکھین جھپکتی ہین / پیادہ ہون امام عسکری کے خاص لشکر کا

۶ | رشید اوس مہدی ہادی کا طالب اسلیے مین ہون<br>کہ جاسے کفر پھر ڈنکا بجے دین مظفر کا | ۸ شعر

مجھے بہی ایک ساغر ساقیا صہبا قاصب کا / تراوور اور در پر مین کھڑا ہون تشنہ لب کب کا

بگوش دل سنو ارشاد پیر خضر مشرب کا / حیات جاودان ہو ایک جرعہ جام غائب کا

نہو سودا مجھے دنیا کے یارب جاہ و منصب کا
کوئی ایسا ملے جس سے پتہ ملجائے مطلب کا

ہزارون جسکے لطفِ بیعوض وقفِ دو عالم ہین
جو آنکھین دیکھتین اوسکو نہوتا شور یارب کا

اگر پہونچا دیا تقدیر نے اوس شاہ کے در تک
ستارہ دیکھنا چمکے گا اوس دن چشم کالب کا

بہت ہشیار رہنا نفس کے دہوکے ہزارون ہین
یہ دشمن دوست بنکر راہزن ہین نیک و بد سب کا

جو آنکھین ہون تو انوارِ تجلی صبح تک دیکھین
فرا اہلِ بصیرت جانتے ہین آخر شب کا

۷

رشید آزاد ہون مین یا کہ پابندِ تعلق ہون
غرض جو کچہ کہ ہون مین ننگ ہون اپنے جد و آبا کا

۷ شعر

ذکر اچہا ہر جگہ کب ہے گل و گلزار کا
ذبح کرنا ہے قفس مین عندلیبِ زار کا

جانستان ہے زخم تیغِ ابروے دلدار کا
قیس بیچارہ بہی تہا کشتہ اسی تلوار کا

غیر ممکن ہے اگر نظارہ روے یار کا
وعدۂ فردا ہے کیون کیون شوق ہی دیدار کا

گرچہ پرسش ہے ہان حسنِ عمل کی بہی ضرور
دردِ دل تحفہ ہے لیکن خاص اوس دربار کا

اوسنے جو چاہا ہوا ہوگا جو چاہیگا وہی
زور کیا چلتا ہے یان اقبال کا ادبار کا

کچہ نہ تہا سب کچہ ہوا یہ اوسکی قدرت نے کیا
جہل ہے قائل نہونا فاعلِ مختار کا

مین اگر پیدا نہوتا خوب ہوتا اے رشید
آہ پیدا ہوکے باغی بن گیا سرکار کا

## ۸ اطراب بالخطاب ۱۵ شعر

قصہ نہ چہیڑیے ابہی زلفِ دراز کا
کہل جائیگا طلسم شب [illegible]

سمجھو تو کیا یہ کہتی ہے نے سامعین سے
اک معجزہ ہے یہ بھی لب نے نواز کا

مجنون سے پوچھو لیلی کے حسن و جمال کو
محمود ہو تو مرتبہ جانے ایاز کا

بلبل چہ گفت گل چہ شنید و صبا چہ کرد
معلوم کسکو راز ہے ناز و نیاز کا

لیتا ہے عشق عاشق و معشوق کی خبر
پروانہ داغ شمع کے سوز و گداز کا

جس کو شکار طائر دل کا مزا ملا
وہ کب کرے خیال کلنگ اور تذرو کا

ممکن نہین کہ ایک سی ہو جائین سب نگاہ
اوٹھ جائے فرق چیل کا اور شاہباز کا

اک وہ نگاہ جس سے بنے ذرہ آفتاب
اک وہ کہ کرے سیب کو گنٹھا پیاز کا

وہ جسکے دل مین تیری محبت کا داغ ہو
بیشک ولی ہے ہند کا ہو یا حجاز کا

پہونچا نا چاہیے جسکو حرم تک ترا کرم
طوفان بھی ہو تو غم نہین اوسکو جہاز کا

ساقی نے آج پیر مغان کا دیا خطاب
اب میکدہ ہے اور مصلا نماز کا

اغوا نپور ہے سر سلطان پیر غیب
اور دہڑ مرادآباد مین اوس سرفراز کا

دونون مین ارتباط سر و تن کا چاہیے
فتوے لے بھی ہے مفتی با امتیاز کا

باہم اگر نفاق نہو اتفاق ہو
کھٹکا نہین ہے فتنے کے پھر ترکتاز کا

مشہود آفتاب حقیقت ہو اے رشید
اوٹھ جائے گر یہ آنکھون سے پردہ مجاز کا

| ۹ | مطلع | اشعر |
|---|---|---|

بیوجہ تو نہین ہے یہ پردہ صفات کا
نادیدہ عشق چاہیے اوس پاک ذات کا

۱۰

دکھاتے کیون نہین ہو روے زیبا دلربا ہوکر
کوئی ناآشنا دیکھا سنا ہے آشنا ہوکر

پڑا رہنے دے مجھہ بیدست و پا کو اپنے کوچے مین
کہین مین جا بھی سکتا ہون ترے در کا گدا ہوکر

جمالِ پاک اور بندون کو شوقِ دید کیا معنی
کرم ہے جو کرے بندہ نوازی تو خدا ہوکر

خوشی تیری ہمین آبادی و صحرا سے کیا مطلب
ہوے آزاد ہر غم سے ترے محوِ رضا ہوکر

گدا کو تیرے نامِ پاک نے بخشی عجب عزت
بجاتے کوسِ شاہی ہین فقیرِ بینوا ہوکر

یہی ڈر ہے کہ محشر مین اگر تو بے حجاب آیا
قیامت ہوگی قایم دوسری محشر بپا ہوکر

۱۱

رشید اس آستان پر جبہ سائی سے ہے بڑی رفعت
اگر اونچا ہوا چاہے تو ہو دستِ دعا ہوکر

۷ شعر

سینہ نہ تیرے غم سے ہوا داغدار حیف
عالم رہا خزان کا نہ آئی بہار حیف

آنکھین جو دین تو اپنا دکھا دے جمال بھی
آنکھین ہون اور تجھکو نہ دیکھین ہزار حیف

مل جاتا تو کہین تو مین کہہ دیتا دل کا حال
لیکن کہین نہ مجھسے ہوا تو دوچار حیف

ہے عینِ لطف وعدۂ فردا حضور سے
خون کر رہا ہے دل کو مگر انتظار حیف

رَبّی ہزار بار کہا مین نے نیم شب
عَبدِی کبھی نہ تو نے کہا ایک بار حیف

مین کچھ نہین ہون میری حقیقت نہ پوچھیے
روپوش آفتاب سے ہے مشتِ غبار حیف

(اسطرح سے کہ مین مٹتا ۱۲ منہ)

۱۲

داد و دہش خدا کی ہے جب بیعوض رشید
مایوس اوسکے در سے ہوا امیدوار حیف

۱۰ شعر

سہل نادانی سے سمجھے دردِ بیدرمان کو ہم
دل کے ٹکڑے ہوگئے روتے ہین بیٹھے جان کو ہم

کل اوٹھا بیٹھے جسے آسان سمجھکر جہل سے
کہہ رہے ہین آج مشکل تر اوسی آسان کو ہم

دستگیری ایک دو ساغر سے کی گر تونے آج
عمر بھر ساقی نہ بھولین گے ترے احسان کو ہم

دوست بنکر خیر خواہی بھی کرے گر لاکھ بار
سمجھے ہین اپنا عدو غارتگرِ ایمان کو ہم

جوشِ گریہ باعثِ دلتنگیِ احباب کیون
روک سکتے ہین ذرا انصاف اس طوفان کو ہم

آگیا قبضہ مین ملکِ بیخودی تو کیا ہوا
طے تو کر سکتے نہین ہین سرحدِ امکان کو ہم

دل مین دیتے ہین جگہ تیرِ نگاہِ یار کو
دوست رکھتے ہین بدل اوس دیس کے مہمان کو ہم

جانتے اس بزم مین خونِ جگر کو ہین شراب
اور کبابِ چشن نمک لختِ دلِ بریان کو ہم

بجلیان گرتی ہین جلتی ہین ہوائین روح بخش
جب کہا یگا خدا دیکھین گے اوس میدان کو ہم

دور ہین جب سے درِ سلطان سے مفلس ہین رشید
ورنہ کیا کیا بخش دیتے تھے کبھی دربان کو ہم

| ۱۳ | شبِ قدر | ۷ شعر |
|---|---|---|

نہ دیکھا تجھکو اے جانِ جہان قسمت کو روتے ہین
بہا کر اشکِ حسرت داغِ حرمان دل سے دہوتے ہین

تصور مین رخِ تابان کے تیرے اے مہ خوبی
کواکب کی طرح کب طالبِ دیدار سوتے ہین

ہمیشہ صبح سے تا شام تیری یادِ مژگان مین
دلِ بیتاب مین بیٹھے ہوے نشتر چبھوتے ہین

جو تیرے آستان پر جان و دل قربان نہین کرتے
وہ گنجِ شایگان ہاتھون سے اپنے مفت کھوتے ہین

نہالِ آرزو جنت مین اونکا بارور ہوگا
یہان پر جو ترا تخمِ محبت دل مین بوتے ہین

الٰہی تو مرا فضل و کرم سے پار کر بیڑا
کہ رو کر دیدۂ دیدار جو مجھکو ڈبوتے ہین

رشیدِ خستہ جان کی کیون نہووے آرزو پوری — گدایانِ درِ سلطان کہین محروم ہوتے ہین

۱۴ — سپہرِ نظم — ۷ شعر

جلوہ آرائی قدرت کو تری دیکھتے ہین — دید کا شوق ہے صنعت کو تری دیکھتے ہین

ہین وہی محرمِ اسرارِ شہود اور وجود — عین کثرت مین جو وحدت کو تری دیکھتے ہین

سرمۂ چشمِ بصیرت ہے سیہ تا بہ سپید — روز و شب دونون سے حکمت کو تری دیکھتے ہین

روے خورشیدِ جہانتاب ہے شبنم کی طرف — صرفِ عشاق عنایت کو تری دیکھتے ہین

نعمتین سب تری اچھی ہین مزے مین لیکن — سب سے ہم بڑھ کے محبت کو تری دیکھتے ہین

اتباعِ نبوی مین تری خوشنودی ہے — ہان اسی راہ مین رحمت کو تری دیکھتے ہین

۱۵ — ۵ شعر

یہی آتی ہے صدا روز درِ حق سے رشید
مانگ کیا مانگے ہے ہمت کو تری دیکھتے ہین

مین طوطیاے چشمِ مہ و آفتاب ہون — یعنی غبارِ خاکِ درِ بوتراب ہون

جب سے گرا ہون تیری نظر سے خراب ہون — ذرے سے بھی حقیر ترا اے آفتاب ہون

گویا نہین دہن مین زبان تیرے سامنے — شمعِ خموشِ بزمِ سوال و جواب ہون

مین کچھ نہین ہون میری حقیقت نہ پوچھیے — دریاے موج خیزِ لقا کا حباب ہون

۱۶ — ۵ شعر

چل اے رشید شہرِ حبیبِ خدا کو چل
اچھا ہے ساتھ مین بھی ترے ہمرکاب ہون

ترا شکوہ نہین ہے اپنا درد اظہار کرتے ہین — فغان جو آستانے پر ترے بیمار کرتے ہین

گواہِ نا امیدی اپنی ہیچی تیری عظمت ہے
تسلی کے لیے امید کا اقرار کرتے ہین

سرِ سودا زدہ اور پاک سنگِ آستان تیرا
ہم ایسے سجدۂ بیجا سے استغفار کرتے ہین

جو دیکھا خوب تو دیکھا کہ غافل ہی نہین غافل
تجھی کو یاد سارے بیخود و ہشیار کرتے ہین

ادہر تو بے نیازی اے رشید اور اسطرف ہیچی
بجا ہے غرقِ خون جو دیدۂ خونبار کرتے ہین

۱۷

قیامت نام ہے اپنی غزل کا
کہ ہووے بارِ غم کا کچھ تو ہلکا

۷ شعر

یہ تو غلط کہ ہے وہ کہین اور کہین نہین
اے چشمِ شوق تو ہی خدا بین نہین نہین

وہ جسکو چاہے رتبۂ عالی عطا کرے
رحمت کے آگے تفرقۂ کفر و دین نہین

جو اوسپہ جان نثار کرین وہ شہید ہین
شایان ہر ایک شاہ کے یہ شہ نشین نہین

بے اوسکے لطفِ زیست نہین گر جیے تو کیا
جی کیا لگے کہ خالی مکان ہے مکین نہین

جز بیمِ نیش نوش کی امید غیر سے
زنبورِ سرخ ہین مگسِ انگبین نہین

وہ ساتھ ہے اگر تو غلط ہے ہراسِ غم
عارف کسی بلا مین ہو اندوہگین نہین

۱۸

آنے دو روزِ حشر دکھا دینگے اے رشید
وہ بے حجاب آج ہے پردہ نشین نہین

۹ شعر

ڈھونڈھتا پھرتا ہے تو کس راہ کو
دل کے آئینہ مین دیکھ اللہ کو

عالمِ بالا کی کر پستی مین سیر
کیا نہین پانی مین دیکھا ماہ کو

عشق ہے آزاد و آزادی پسند
کیا کریگا خیمہ و خرگاہ کو

دیکھ ابراہیم ادہم بادشاہ
چھوڑ کر ملک اور تاج و گاہ کو

چلدیے تنہا برہنہ پا و سر
دل مین اپنے لیکے درد و آہ کو

اونکا محکوم و مسخر کر دیا
حق نے سب ماہی سے لیتا ماہ کو

اور جو کچھ عنایتین ہوتین
ہے خبر اوسکی دلِ آگاہ کو

سب رشید اوس در سے پاتے ہین مرادُ
چھوڑیو مت اِس درِ درگاہ کو

۱۹

اوسکا کیا کہنا وہ ہے سب کچھ رشید
جسپہ ہو چشمِ عنایت شاہ کو +

۹ شعر

خالقِ کل کیے پیدا کس و ناکس تونے
خاک کو کر دیا قدرت سے گل و خس تونے

کبھی اوس دل مین نہوگا بجز اللہ اللہ
فضل سے جسکو کیا اطہر و اقدس تونے

سب پہ بندون پہ ہما کو ہے خدا داد شرف
استخوان کھانے سے کیا پا لیا کرگس تونے

جسپہ لکھا ہو کہ دل مین نہ جگہ غیر کو دے
ایسے دیکھے نہین کیا طاقِ مقرنس تونے

مژدۂ وصل کو کب تک نہ خبر پہونچاتے
تنگ جینے سے غمِ ہجر کیا بس تونے

بات کے مغز کو سنتے ہی پہونچ جاتے ہین
ابھی دیکھے نہ سنے ایسے سخن رس تونے

کیا ہے مذہب ترا حاجی حجرِ اسود کو
نہ تو تقبیل کیا اور نہ کیا مَس تونے

فرق لازم نہین کیا بوالہوس و مخلص مین
کر دیا کیسے برابر کس و ناکس تونے

کیون نہین فضل سے ملبوس کا سائل ہو رشید
دشمنون کو بھی دیا مخمل و اطلس تونے

۲۰

سر تصور سے ترے طور تجلا ہو جاے — تو ہو جس دل مین وہ دل عرش معلا ہو جاے ۷ شعر

کیا ترا فیض محبت ہے کہ اللہ اللہ — ذرہ خورشید ہو قطرہ ہو تو دریا ہو جاے

پاس ہے اور تسلی دل مضطر کو نہین — دور اگر ہوتے تو کیا حال ہمارا ہو جاے

پردہ اوٹھ جاے خودی کا تو مٹے نقش دوئی — قیس مشکل ہے کہ مجنون نہو لیلا ہو جاے

صفت بندہ نوازی سے تو کچھ دور نہین — گر وفا آج ترا وعدۂ فردا ہو جاے

لب جان بخش سے تو بات سنا دے جسکو — وہ اگر مردہ بھی ہووے تو مسیحا ہو جاے

۲۱

بند ہونے مین ہے ہر طرح کا آرام رشید
اوسکا کیا کہنا جو اللہ کا بندہ ہو جاے

۷ شعر

کسنے کہا کہ یار نہ اغیار سے ملیے — دل جس سے ملے ایسے دل آزار سے ملیے

دونون ہی کا ہے نشو و نما ایک چمن سے — گر چشم بصیرت ہے گل و خار سے ملیے

بیدل ہو تو دلدار کی خواہش نہین بیجا — سر تن پہ نہ رکھتے ہو تو سردار سے ملیے

کیا دل کے سوا مخلص نادار کے ہے پاس — درہم کے لیے مالک دینار سے ملیے

عالم مین مسیحائی کا شہرہ نہین ممکن — جبتک نہ کسی عشق کے بیمار سے ملیے

تکلیف و تکلف نہ رہے نام کو باقی — ملیے نہ مگر بحث نہ تکرار سے ملیے

کیا عشق ہے کیا حسن ہے آجاے سمجھ مین — اک روز رشید جگر افگار سے ملیے

۲۲

سلہ بفتح الغین والشین المعجمتین جلد اس الکواکب مساویہ یاد خدا گرفت ۱۲

الفرق فی النصیحۃ عامۃ غشک و شہر شوق

۵۲ بفتح الغین والراء المہملتین قدرمہ مقدم القمر قرینہ موج اشک ۱۲ منہ المصنف

۷ شعر

چاند مانا کہ محرم کا نہین عید کا ہے — اک نظر دور سے بس شوق اگر دید کا ہے

تمنے دل آپ دیا غیر نے چھینا تو نہین
یہ نہ تعذیر کا موقع کا ہے نہ تہدید کا ہے

دل نہ دو غیر کو یہ دل ہے نظرگاہِ خدا
حکمِ ایمان یہی مطلب یہی توحید کا ہے

وحدت و واحدیت اور احدیت جو ہے
عینِ مدلول یہ سب کلمۂ تمجید کا ہے

اثرِ شادی و غم کو نہ جگہ دے دل مین
حکمِ ناطق یہی درویش کو تجرید کا ہے

ہون ترے در کا گدا نیک ہون مین یا بد ہون
منہ ترے فضل کی جانب مری امید کا ہے

پرتوِ حسنِ رخِ یار کے جلوہ سے رشید
دل کے ہر گوشہ مین عالم مہِ خورشید کا ہے

| ۲۳ | نالۂ نیم شبی | ۹ شعر |
|---|---|---|

کوئی مایوس کیون ہو اپنی حاجت مانگ کر تجھسے
مرادین پاتے ہین سب ساکنانِ بحر و بر تجھسے

جسے جو کچھ مناسب تھا وہی تو نے اوسے بخشا
کسی نے فقر پایا اور کسی نے مال و زر تجھسے

کسی شے سے امید و بیم ہوتی ہے نہین اسکو
سمجھ مین جسکے آجاوے کہ ہے نفع و ضرر تجھسے

سمجھ مین کچھ نہین آتا کہ تو کیسا ہے اور کیا ہے
جگر خون کیون نہووے بیخبر ہین باخبر تجھسے

مرے اعمال کو مت دیکھ دیکھ اپنی عنایت کو
یہی اک عرض ہے مولا مری شام و سحر تجھسے

وہ دل مجھکو عطا کر جسمین تو ہو اور نہو کچھ بھی
ترا سودا ہو جسمین مانگتا ہون مین وہ سر تجھسے

اوٹھائے پلکون سے دستِ دعا آنکھون نے پھر تجھسے
تجھے معلوم ہے جو مانگتی ہے چشمِ تر تجھسے

دو عالم مین سوا تیرے نہین حاجت روا کوئی
بتا پھر کس سے مانگون مین نہ مانگون مین اگر تجھسے

رشیدِ خستہ جان کے حال پر اب مہربانی ہو
کہ وہ مدت سے رکھتا ہے امیدِ یک نظر تجھسے

## ۲۴ — وجد و حال — ۱۱ شعر

مرا وہ مرتبہ جانے جسے کچھ قدر ایمان ہے
کہ مین مداح اوس شہ کا ہون جو ممدوح یزدان ہے

نہ مانے گا وہی جو منکر آیات قرآن ہے
ہمارے پیشوا کا خالق بیچون ثناخوان ہے

یہان محکوم ہین جن و بشر حور و ملائک سب
برابر میم احمد کے کہان مہر سلیمان ہے

حبیب کبریا سے کیا کسی کو حسن مین نسبت
کہ نعلین آپکی رشک مہ و مہر درخشان ہے

کبھی کعبہ سے رکھتا مین نہ ہرگز اک قدم باہر
مگر شوق مدینہ روح سے دست و گریبان ہے

خدایا ہو پہنچا دے میری کشتی امید ساحل تک
کہ گرداب محیط اشک حیران چشم گریان ہے

مرا منہ اور مدیح سرور دنیا و دین یا رب
عنایت سے تری یہ مغفرت کا میری سامان ہے

کہان اعمال تھے ایسے کہ خوش ہوتا خدا مجھسے
مگر ہان مدح محبوب خدا کار نمایان ہے

بنایا امت حضرت نہین شکر اسکا ہوسکتا
خدا ے پاک کا ہم عاجزون پر کیا ہی احسان ہے

درود اللہ کا اونپر سلام اللہ کا اونپر
کہون کیا کسقدر اللہ اونکا مرتبہ دان ہے

رشید آیا ہون خالی ہاتھ مین دربار عالی مین
قبول شاہ دین گر ہو تو یہ حاضر دل و جان ہے

## ۲۵ — اربعین — ۱۶ شعر

یہ دل حاضر ہے اپنے کام کا اس دل کو کر لیجیے
بڑی بندہ نوازی ہے غلامی مین اگر لیجیے

غلامونکو باندازِ ہنر سب مول لیتے ہین
غلام بے ہنر مین ہون غلام بے ہنر لیجیے

پھنسا طوفان مین ہون دشمن ڈبونے پر ہین آمادہ
مری جلدی خبر اے بادشاہ بحر و بر لیجیے

مرے کیا پاس ہے جز اشک حسرت نذر دینے کو
اگر منظور ہو جائے تو ہے سلک گہر لیجیے

ذرا شبہ نہین ہمین نظر گاہِ خدا دل ہو | جو نام اوسکا باخلاص و ادب شام و سحر لیجیے

۲۶ — شعر

رشید اس راہ مین پیش آتی ہین دشواریان بیحد
جو ہووے راہ دان ہمراہ ایسا راہبر لیجیے

دردمندانِ محبت کو مزا آہ مین ہے | لذتِ روح فزا نالۂ جانکاہ مین ہے
کیون ملائک نہ طوافِ دلِ آگاہ کرین | بارِ عامِ شہِ عالی اسی خرگاہ مین ہے
روز و شب آئینہ دار اوسکے رخ و زلف کے ہین | جلوہ گر ایک ہی مہر مین ہی ماہ مین ہے
تربیت عالمِ بالا سے ہے اس عالم کو | اثرِ ریزشِ بارانِ ثمر و کاہ مین ہے
ڈھونڈھتے یوسفِ گم گشتہ کو ہین آپ کہان | پیرِ کنعان وہ یہین پر ہے مگر چاہ مین ہے
مرحبا اے ملک الموت خوش آئے ٹھہرو | ابھی قاصد ابھی محبوب کا خط راہ مین ہے

۲۷ — شعر

اپنے سب کام رشید اوسکے حوالے کردو
کیا ہے وہ جو کہ نہین قدرتِ اللہ مین ہے

یارب مرے دل مین نور بھر دے | ذرہ کو آفتاب کر دے
دیکھون مین تجھے ہر ایک شے سے | وہ چشم وہ قوتِ نظر دے
در تک ترے جلد اوڑ کے پہونچون | ایسا مجھے زورِ بال و پر دے
دے یاد مین لذتِ حضوری | غفلت کے نہ مجھپہ ڈال پردے
مانگون جو کچھ وہی عطا ہو | یہ میری دعا مین تو اثر دے
ایمان کو رفیقِ دائمی کر | اور فضل سے توشۂ سفر دے

۲۸

احمدؐ کے طفیل سے اپنے صدقے
انجامِ رشید خیر کر دے

۷ شعر

فدا جو تجھ پہ دل و جان سے ہر ادا مین رہے
جفا مین شاد رہے اور خوش وفا مین رہے

پیار جسکو کیا تو نے تیرے پاس رہا
امام گھر کو نہ پھر آئے کربلا مین رہے

وہ جنکے دل پہ کھُلا رازِ حکم اُدعُونی
تمام عمر وہ زمرۂ کُنان دعا مین رہے

سکھایا حضرتِ آدم نے طرزِ استغفار
کہ عمر بھر سحر و شام ربّنا مین رہے

وہی ہین زندہ جاوید جو مرے تجھپر
فنا کے گھر سے گئے عالمِ بقا مین رہے

خدا نے متقیون کو کہا ولی اللہ
ولی وہی ہین جو دن رات اتقا مین رہے

۲۹

رشیدِ خستہ جگر پر جو لطف ہو یا رب
تو محو تیرے ہی دیدارِ جانفزا مین رہے

۹ شعر

پرتو نے ترے دل کو مرے تابِ گہر دی
کیا تابِ گہر روشنیِ شمس و قمر دی

ہے آگ ترے پرتوِ رخسار نے کر دی
جاتی نہ رہے کیون دلِ افسردہ کی سردی

تصویر جو دیکھی تو مصور سے لڑی آنکھ
یہ خاکِ قدم نے ترے تیزیِ نظر دی

محفوظ ہون اعدا سے ظفر ہے مرے ہمراہ
اثبات نے لا و نفی نے وہ تیغ و سپر دی

باطن بھی ہو ظاہر کی طرح تابعِ سنّت
محبوبِ خدا کی ہے غلامونکو یہ وردی

ہے بیخود و باخود کے مراتب مین بڑا فرق
عزت مین برابر نہین نامردی و مردی

صدقے ترے فرمادے کبھی تو بھی تو عبدی
شہرت مری عالم مین ترے نام نے کر دی

| | | |
|---|---|---|
| مشکل نہین آسان ہے بہت جلد منازل | | تہوڑی سی بہی اللہ نے امداد اگر دی |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۰ | اشعار قصیدۂ ناتمام در مدح الف احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | ۶ شعر |

| | | |
|---|---|---|
| وہی تا منزل مقصود رسیدہ جا پہونچتا ہے | | جو مداح از رہِ اخلاص احمد کے الف کا ہے |
| نہین کچہہ اسکے آگے ساحرون کا سحر چلتا ہے | | کلیم اللہ کا اسکو عصا کہیے تو زیبا ہے |
| نہ کیونکر اسکو راہِ راست کہیے دین و ایمان کی | | کہ جو اللہ تک پہونچا اسی رستہ سے پہونچا ہے |
| تعالی اللہ سرو جویبار راستی ہے یہ | | کسی نے باغِ جنت مین کب ایسا سرو دیکہا ہے |
| کوئی راہِ خدا مین استقامت سیکہہ لے اس سے | | کہ امرِ فاستقم کا راز صاف اس سے ہویدا ہے |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۱ | دبے جاتے ہین یہ سرو چمن بارِ خجالت سے<br>بہارستان خوبی کا عجب یہ سرو رعنا ہے | ۳ شعر |

| | | |
|---|---|---|
| تری نگاہِ عنایت جو اے خدا ہو جائے | | تو ایک آن مین درویش بادشاہ ہو جائے |
| پڑے نظر جو تری کاسۂ گدائی پہ | | گدا کے ہاتہ مین جامِ جہان نما ہو جائے |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۲ | تری نگاہِ عنایت جہان کی بود و نمود<br>پہرے نگاہ جو تیری ابہی فنا ہو جائے | ۴ شعر |

| | | |
|---|---|---|
| بارِ منت میری گردن پر ترے خنجر کا ہے | | سر اوٹہا سکتا نہین نقشِ سنگِ در کا ہے |
| پتلیون سے دلشکن باتین سنین محفل مین آج | | کیا شکایت پتلیون کی لطف بازیگر کا ہے |
| کیا کیا تہا جا کے دنیا مین یہ پوچہینگے ضرور | | دیکہیے کیا منہ سے نکلے ڈر بڑا محشر کا ہے |
| گاہ مرتے ہین گہے جیتے ہین بس سے رشید | | یہ کرشمہ دیکہیے زلف و رخِ دلبر کا ہے |

| ۳۳ | ولہ رحمہ | ۲ شعر |
| --- | --- | --- |
| بیخبر کو حالِ دل سے باخبر کرنا نہ تھا<br>نذر مین عذر آوری کرتا نہین دانا پسند | | خنجرِ بیدادِ قاتل تیز تر کرنا نہ تھا<br>سبحۂ صد دانہ کو سلکِ گُہر کرنا تھا |
| ۳۴ | ولہ | ۲ شعر |
| ایسے ہی کہتے رہو مطلب ہے اِس کہنے سے کیا<br>امتحان پر امتحان نے کہدیا جب صاف صاف | | بی نیازی جب یہی ہے پہر تم سہنے سے کیا<br>دلبرو ساہو کا قصہ میرے چُپ رہنے سے کیا |
| ۳۵ | ولہ | ۲ شعر |
| بے نجابینگے نہ آجّان نہ عبّان کے پاس<br>خوانِ الوان تو یارانِ شکم سیر کو ہے | | بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس<br>اور لبِ نانِ تنک تک نہین مہمان کے پاس |
| ۳۶ | ولہ | ۲ شعر |
| وعدہ کیا آنے کا آتے نہین<br>بات کا مطلق نہین دیتے جواب | | وعدہ فراموش اسے کہتے ہین<br>دیکھیے خاموش اسے کہتے ہین |
| ۳۷ | ولہ | ۲ شعر |
| الآن کما کان کا مضمون نہین سمجھے<br>حیرت مین کٹی عمر بڑے دیدہ ورون کی | | بقراط و ارسطو و فلاطون نہین سمجھے<br>کیا ذات مین ہے واحدِ بیچون نہین سمجھے |
| ۳۸ | ولہ | ۲ شعر |
| ہم اوسکی دید کے بہوکے جو اپنا تشنۂ خون ہے | | ہمارے دردِ بیدرمان سے ملتا دردِ مجنون ہے |

۱۷ الفرق بین البیان والایمان [illegible]

خطا بیشک ہوئی جو بے اجازت بزم مین آئے — سزا دیجئے کہ مجرم آپکے احسان کا ممنون ہے

۳۹ **ولہ** ۲ شعر

بلا ہے سب سے اور سب سے جدا ہے — کوئی کیا جانے تو کیسا ہے کیا ہے
امید و یاس بے پایان ہین دونون — عجب حیرت فزا یہ ماجرا ہے

۴۰ **تکملہ شعر غالب** ۲ شعر

ہستی کے مت فریب مین آجائیو اسد — عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے
دیّار دوسرا ہے کب دہر مین بتا تو — پھر کیا یہ تو تو مین مین کیسا قیل و قال ہے

۴۱ **ناتمام تضمین بر غزل رضوان** ۶ تضمین

مدت سے ملائک سب تھے لقا جوئے محمدؐ — اور حورون کا دل بستۂ گیسوئے محمدؐ
تھی سبکے دماغون مین بسی بوئے محمدؐ — اترائین نگاہین جو بڑہین سوئے محمدؐ
دل لوٹ گئے دیکھتے ہی روئے محمدؐ

وہ عارض رشک ید بیضا نظر آیا — آنکھون نے جو دیکھا نہ تھا جلوا نظر آیا
کیا پوچھو ہو کیا تمسے کہون کیا نظر آیا — اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
دیکھا جو کبھی آئینۂ روئے محمدؐ

خورشید بہت اپنی صفائی پہ نہ اترائے — گر تاب ہو آجائے مقابل مین نہ شرمائے
ایسا بھی کوئی ہے نہ جسے دیکھکے غش آئے — بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جائے
بے پردہ اگر ہو رخ نیکوئے محمدؐ

وہ نور جو عارف کے دلِ پاک مین چمکا
وہ نور کہ ایمان کا ہو نور اوس سے دوبالا
وہ نور جسے کہتے ہین سب عرش کا تارا
یہ چاند کا جلوہ ہے نہ سورج کا اوجالا

پھیلی ہوئی ہے روشنیِ روے محمدؐ

آئینۂ خورشیدِ ضیا اوسکو ملے گا
یعنی دلِ پر صدق و صفا اوسکو ملے گا
وہ بڑھ کے ہے جو اسکے سوا اوسکو ملیگا
تعبیر سے ہے دیدِ خدا اوسکو ملے گا

جو خواب مین دیکھے رخِ نیکوے محمدؐ

مانا کہ وہ ہے مشتری و زہرہ سے بڑھکر
خورشید کے تو ہو نہین سکتا ہے برابر
ہو فرق مجاز اور حقیقت کا جہان پر
بن سکتا ہے گھٹ بڑھکے فلک پہ مہِ انور

ابروے محمدؐ کہین یا روے محمد

| ۴۲ | مثنوی ناتمام | ۲۳ شعر |
|---|---|---|

الٰہی دل کو جسکی جستجو ہے
رضا مندی ہے تیری اور تو ہے
دوا ے دردِ دل ہے نام تیرا
مرادِ گوش ہے پیغام تیرا
عیان سر کا مرے سر نتھان ہو
یہ سر ہو تیرا سنگِ آستان ہو
اوٹھائے شرم سے دستِ دعا ہے
تمنا آنکھ کی تو جانتا ہے
وہ مقصد ہاتہ آئے قصد کے ساتہ
تہیدستانِ قسمت سے نہون ہاتہ
رہین کوچے مین تیرے گرم رفتار
یہی ہے آرزوے پاے افگار
سوا تیرے نہین معبود کوئی
نہ مقصود اور نہ ہے موجود کوئی

نہ ساجھی ہے ترا کوئی نہ ند ہے — نہ تیرا مثل ہے کوئی نہ ضد ہے

تصرف کی ترے سے ہے ہر جگہ ہوم — زمین و آسمان ہین تیرے محکوم

کرورون ایسے عالم ایک دم مین — بنائے اور تو بھیجے عدم مین

بھلا حاجت کسی سے تجھکو کیا ہے — تو اپنے آپ کرتا ہے جو چاہے

تجھے مشکل نہین ہے اے میرے رب کچھ — ارادے سے ترے ہوتا ہے سب کچھ

تجھے آتش سے کرنا سہل ہے گل — جو تو چاہے دھوان ہو شاخ سنبل

جسے تو چاہے عالی مرتبہ دے — گدا کو بادشاہون سے بڑھا دے

کرے چاہے جسے مقبول درگاہ — بجا ہے ما یشاء یفعل اللہ

خلیل از دیر و زکعبہ ابوجہل — چنین دشوار مشکلہا تراسہل

تری ہر دم نئی ہے شان مالک — مین تیری شان کے قربان مالک

تو مالک ہے تری بندہ نوازی — جو تو ناچیز بندہ سے ہو راضی

امانت دار ہو یہ جسم خاک ناکام — مجال خاک ہے یا ہے ترا کام

کہان مین اور کہان تیری محبت — عنایت ہے عنایت ہے عنایت

کرم کا شکر کب تیرے ادا ہو — جو عمر خضر بھی پاؤن تو کیا ہو

دل بیتاب کو کیا کوئی سمجھائے — نہ آواز آج تک تیری سنی ہائے

رہے ہے خوابیدہ بخت چشم کب تک
نہ دیکھا وہ جمال پاک اب تک

| ۴۳ | مناجات | ۷ شعر |
|---|---|---|
| الٰہی ترا نام لیتا ہون جب | | نگاہون سے گر جاتے ہین سب کے سب |
| دو عالم کا ہے تو ہی حاجت روا | | گدا تیرے در کے ہین شاہ و گدا |
| ترے ہوتے اورون سے کہنا حرام | | تو قادر ترے آگے عاجز تمام |
| جو تو چاہے پھر کام مین دیر کیا | | یہ قدرت کسی مین ہے تیرے سوا |
| الٰہی مجھے وہ سمجھ بوجھ دے | | کہ ہر دم دل و دین مین تو رہے |
| ترے نام سے دل کا غم دور ہو | | ترے جلوہ سے دین پُر نور ہو |
| رشید اوسکو سمجھا ہے جب تو کفیل | | فقل حسبی اللہ نعم الوکیل |

| ۴۴ | مسدس شعر سعدی رح | ۵ بند |
|---|---|---|
| دل و جان محو تماشائے دوست | | سراپا تجلی سراپائے دوست |
| نہ ہے حسن جان تازہ فرمائے دوست | | نہ ہے جلوۂ روح افزائے دوست |
| | خوش آن دل کہ دارد تمنائے دوست | |
| | خوش آن سر کہ شد وقف سودائے دوست | |
| سب اوسکا ہی جلوہ ہے نزدیک و دور | | اوسی سے ہین سب جلوہ گر نار و نور |
| نہ دیکھین تو ہے بس نظر کا قصور | | وگرنہ اوسی کا ہے سب جا ظہور |
| | خوش آن دل کہ دارد تمنائے دوست | |
| | خوش آن سر کہ شد وقف سودائے دوست | |

کرون عرض کیا میرے پروردگار | کہ سب حال تجھپر تو ہے آشکار
یہی آرزو اب ہے لیل و نہار | کہ دیکھون مین پھر بہی تجھے ایکبار

خوشش آندل کہ دارد تمناے دوست
خوشش آن سر کہ شد وقف سوداے دوست

وہ چاہے تو عامی کو عارف کرے | شناساے رمز معارف کرے
زر و مال دے اور صارف کرے | نہ پابند دام زخارف کرے

خوشش آندل کہ دارد تمناے دوست
خوشش آن سر کہ شد وقف سوداے دوست

اوسی کا ہے دریا اوسی کی ہے موج | اوسی کی ہے پستی اوسی کا ہے اوج
اوسی کا ہے ملک اور اوسی کی ہی فوج | اوسی کے بناتے ہین سب مرد و زوج

خوشش آندل کہ دارد تمناے دوست
خوشش آن سر کہ شد وقف سوداے دوست

## قطعۂ تاریخ وفات مولوی سید محمد عبد المجید مہین برادر مصنف رحمہما اللہ

مقتدا انا مولوی عبد المجید | جب ہوے وہ عازم ملک بقا
آٹھوین تاریخ تہی شوال کی | روز تھا منگل کا اور وقت عشا

سال رحلت قبر پر لکھہ اے رشید
قدوۂ ابرار مقبول خدا
۱۳۰۲

## تاریخ بنا مقبرہ و رحلت مسماۃ خورشید بیگم زوجۂ مرزا مظفر حسن ناظر

یہ مدفن ہے خورشید بیگم کا دیکھو | یہان سایہ گستر ہے رحمت خدا کی
جو آئین وہ کچھہ پڑھ کے قرآن بخشین | امید اوسنے رکھتا ہون پہر مین دعا کی
وہ زوجہ تہین مرزا مظفر حسن کی | کہ دی جنکی طینت مین خالق نے پاکی
مراد اور آباد کو گر ملا ئین | سکونت جسے تھی سب پہ اون باصفا کی
جو صوبات نرور کی ہے فوجداری | نظارت اونہین حق نے اوسکی عطا کی
تہی شعبان کی ساتوین روز جمعہ | سن ہجری تیرہ سو دو مین قضا کی (۱۳۰۲)
ذرا وسط گردون سے سورج ڈہلا تہا | کہ اوس ماہ نے راہ مغرب کی تاکی
گیا دل اُچٹ دار فانی سے ایسا | کہ اک دم مین لی راہ ملک بقا کی
مئی کے مہینے کی بائیسوین (۲۲) تہی | کہ گرمی کی ہے اسمین شدت بلا کی
اٹھارہ سو سن عیسوی اور پچاسی | اسی سن مین ہے یہ عمارت بنا کی
دعا ہو وے تاریخ جو معنوی ہو | یہ ترغیب سے ہے طبع معنی گرا کی
سراپا سے ملوٹے (۱۹) سے آواز آئی | کہ تاریخ رحلت ہے رحمت خدا کی (۱۲۸۳) ۱۳۰۲

## تاریخ وفات مولوی محمد انوار الحق وکیل مرادآبادی

آٹھوین (۸) ماہ محرم کی تہی اتوار کا دن | نو (۹) بجے ہونگے کہ جاتی رہی گہر کی رونق

لکھہ رشید اچھا ہے یہ مصرع تاریخ وفات
شاد جنت کو گئے مولوی انوار الحق
۵ ۱ ۳ ۰ ۴

## قطعۂ تاریخ انتقال مولوی عبد الرب وکیل سرکار مرادآباد و جنرل اعظم الدینخان بہادر مدار المہام ریاست رامپور

مولوی عبد الرب اور جنرل عظیم الدینخان — تھے دماغ و دل میں دونون ایکسے عالیمقام

مدح خوان چھوٹے بڑے ہیں انکے خلق و حلم کے — ہوتے ہیں ممدوحِ عالم خیرخواہِ خاص و عام

دونون کو مدّنظر ہر دم رفاہِ خلق تھی — زندہ جاوید ہے جو چھوڑ جاتے نیک نام

ڈھونڈہے بدگو انکے تو دنیا مین پائین شخص — ایک ..... ایک ..... ایک فی معنی الدوام

پہلی ماہِ عیدِ اضحےٰ سے ہے رحلت ایک کی — دوسرے کی ہے شہادت اول از عید صیام

دونون کی تاریخ رحلت ایک ہی مصرع مین ہے

نیک ہین اہلِ یقین مثواہما دار السلام

## تضمین تاریخ حادثہ جنرل اعظم الدین خان بہادر شہید مدار المہام ریاست رامپور

یہ دورنگی ہے جہان کی چشمدید — ہے محرم گاہ اور ہے گاہ عید

ایک شادان ایک کو رنج شدید — ہے مجالِ دم زدن کسکو رشید

یفعل اللہ ما یشاء ما یرید

کہہ رہا ہے انقلابِ صبح و شام — ایک حالت پر نہین ہرگز قیام

وقفِ حیرانی ہے عقلِ خاص و عام — کیا کوئی جانے کہ افرادِ انام

کیون ہوے پیدا ہوے کیون ناپدید

جسکو ہو مقصود راہِ اہتدا — وہ نہ چھوڑے اتباعِ انبیا

سیکڑون نے اسمین سرمارا تو کیا — سرِّ مکتومِ قدر کسپر کھلا

کس نے کھولا قفلِ ناپیدا کلید

ایک سے شے پیدا کبھی پنہاں کبھی ‏|‏ ہے زبان زد کیا ہوا کیا تھا ابھی
جانتے اِس بات کو تو ہین سبھی ‏|‏ بس وہی ہوتا ہے اور ہوگا وہی

چاہتا جو کچھ کرے ہے ربِّ مجید

ایک کو ہر طرح سے ناز و نعیم ‏|‏ ایک کا دل فقر و فاقہ سے دو نیم
بس اوسی سے چاہیے امید و بیم ‏|‏ ایک کے حق مین ہے رحمٰن و رحیم

ایک کے حق مین ہے ذو البطش الشدید

واصلِ حق کوئی کوئی حق سے دور ‏|‏ کوئی تائب کوئی توبہ سے نفور
متقی کوئی کوئی محوِ فجور + ‏|‏ دوزخ و جنت کا بھرنا ہے ضرور

کیون نہو کوئی شقی کوئی سعید

ہین مخاطب اسمین سارے خاص و عام ‏|‏ دین جواب اس بات کا ملکر تمام
کچھ تو بولین اہلِ روم و اہلِ شام ‏|‏ کیا نہ تھے حق پر امامِ تشنہ کام

تشنۂ خون کیون ہوئی فوجِ یزید

ظالمون کا کیا ہوا انجامِ کار ‏|‏ غیب سے کیسی پڑی ذلت کی مار
کٹ گئی جڑ رہ گئے سب بے برگ و بار ‏|‏ ہو گئے آخر وہ سب مخذول و خوار

ناصواب اندیش قومِ ناسعید

جو عدو ہین وہ نہ مانین گے ابھی ‏|‏ دیکھین گے جبتک نہ ذلت اور بھی

پہر کہین سگے خود کہ حق تو ہے یہی　　یان بہی ہے انصاف سے صورت وہی

خونِ ناحق کا نتیجہ ہے پلید

کیا ہوا وہ گلفشانِ گلزارِ امن　　گر پڑے ایک ایک برگ و بارِ امن
ظلمتِ غم ہے کہان انوارِ امن　　شہریون سے اوٹھ گئے آثارِ امن

ہین مشوش کیا قریب و کیا بعید

اب تو حق سبکی زبان پر آگیا　　جسنے مارا اوسنے کی بیشک خطا
یہ وبال اوسکا نہین تو پہر ہی کیا　　خوف سے لرزان ہے دل ہر ایک کا

کیا بلا لاتے ہین اشکالِ جدید

پوچہتے کیا ہو کہ ہے کب روزِ حشر　　جان لوگے آئے گا جب روزِ حشر
نیک و بد کہل جائیگا سب روزِ حشر　　یان جو ہوتا تہا ہوا اب روزِ حشر

کسکا منہ کالا ہو کسکا ہو سپید

رَبُّنَا اللّٰہ تَوَکَّلْنَا عَلَیْہِ　　رَحْمَۃٌ فَوْزٌ فَلَاحٌ مِنْ لَدَیْہِ
کُلُّ مَا یَرْضِیْہِ عَنِّیْ فِیْ یَدَیْہِ　　یَغْفِرُ اللّٰہُ لِمَنْ تَابَ اِلَیْہِ

اِنَّہٗ التَّوَّابُ فَضْلاً لِّلْعَبِیْد

سب کے آگے ہے یہ راہِ پرخطر　　کون ہے کسکو نہین مرنے کا ڈر
جانتے ہین اسکو ہر جن و بشر　　بارِ خاطر سبکا مرنا ہے مگر

دل شکن ہے ناوکِ مرگِ شہید

خانِ عالی شان والا مرتبت | عمدۃ الاعیان والا مرتبت
زبدۃ الاقران والا مرتبت | اعظم الدین جان والا مرتبت

جسکی ہے عیدِ شہادت قبلِ عید

جانے سے اسوقت مانع تھے سبھی | پر نہ مانا اور کہا سب سے یہی
حق نے جو چاہا وہ ٹلتا ہے کبھی | تیسرا روزہ تھا شب منگل کی تھی

جب کہا لبیک یا ربّی المجید

وہ تہمتن شیر دل دستورِ شہ | ایسے مارا جائے بیجرم و گنہ
کس سہولت سے کٹی وہ سخت رہ | گولیان کھاکر سر و سینہ پہ چہ

اپنا حوروں کو کیا مشتاقِ دید

میتوان انداخت بر گردون کمند | میتوان آسان شکستن کوہ بند
میتوان شد مالکِ ملکِ خجند | اے خوشا طالع زہے بختِ بلند

پاسے ہرکس سکے بدین پایہ رسید

کوہ باحلمش کم از برگِ کہے | شیر با زورش زبون تر روبہے
زین سخن ممکن نگردد اے الہے | حکمران تا زیست دنیا مین رہے

اور گئے دنیا سے تو ہو کر شہید

تھا یہ سامان سب برائے مغفرت | تاجِ رحمت اور قبائے مغفرت
گوہرِ جان رونمائے مغفرت | نعرۂ ہاتف دعائے مغفرت

باد بیحد رحمتِ حق بر شہید
۱ ۳ ۰ ۸

ظالمون کی کہتے ہین رسّی دراز
رسّی اور پہانسی مین کیا ہے امتیاز
دیکھو مظلومون کا بہی ہے چارہ ساز
دوسری تاریخ ہے اعدا گداز
۷۶

شد شہید و بر مرادِ دل رسید
۸۴
۷۶
۱ ۳ ۰ ۸

## قطعۂ تاریخ وفات محمد علیخان مرحوم

کسی کو نہ تہا اپنا مرنا گوارا
محمد علیخان کے مرنے نے مارا
غریب اونکے مرنیسے کیونکر نہ مرتے
غریبون کو تہا اونکے دم کا سہارا
سراپا تہے آئینہ خُلقِ حسن کے
سیادت ہر اک بات سے آشکارا
محرم کی ہشتم سہ شنبہ کا دن تہا
ابہی نو بجے تھے کہ پیارا سدہارا
نمازِ جنازہ فریقین پڑہ لین
ہوا عالمِ غیب سے یہ اشارا
ہوئی فکر تاریخِ رحلت کی مجہکو
نہ تھا کوئی الہامِ ملہم سے چارا

ندا کان مین آئی رو سے دعا سے
مقیمِ مقامِ بہشتِ دل آرا
۱ ۳ ۱ ۸

## قطعۂ تاریخ شادی

چو شد بزمِ تفضل خان افضل
نوا سنجِ مبارک باد شادی
پے تاریخ ہاتف گفت اجمل
مبارک جشنِ عیش آباد شادی
۱ ۳ ۱ ۹

### ولہ

بزمِ طرب مین حاضر سب پیر اور جوان تھے
ہم بھی وہان تھے لیکن ناخواندہ میہمان تھے

خُرد و کلان نے کہائی خوش عوتِ ولیمہ
پوچھے تو کوئی ہمسے ہم کیون نہین مہان تھے

جا پہونچے وقت پر سب جب لوگ تھے توانا
ہم کسطرح پہونچتے بس نزار و ناتوان تھے

کیون زار و ناتوان تھے کس غم سے تھی یہ حالت
اون پہ مہربان ہین جو اپنے مہربان تھے

وہ مہربان ہوے کب نامہربان جو ہو گئے
اب بھی وہ دردِ دل ہین جب بھی بلاے جان تھے

اجمل غلط ہے اپنی ناحق کسی کا شکوہ
جب ہم نہ تھے تو وہ بھی کب ہمسے بدگمان تھے

### ہوالعزیز الرشید

### ہذہ عشرۃ کاملۃ فی تاریخ ولادت المولود المرفود سلمہ اللہ الودود ثلاث مائۃ و عشرین بعد الالف

خان ابنِ خان تفضل خان و اولادش بگو
شکر یزدان را کہ پورے اینچنین دادش بگو

حبذا پورِ بلند اختر سکندر طالعے
در گلستانِ سعادت سرو آزادش بگو

چہرۂ زیباے و رشکِ گلِ رضوان گو
قامتِ دلجوے او بالاے شمشادش بگو

نامِ آن پورِ گرامی زادگر پرسی زمن
شد تجمل خان فروغِ خانۂ یادش بگو

تہنیت سنجِ ولادت پیرِ پنہان پیکری
گفت در گوشِ دلم تاریخِ میلادش بگو

گفتمش خود لطف کن فرمود گوش آور فرا
یوسفِ مصری کنارِ مادر آبادش بگو

### سنہ

جس گھڑی پیدا تجمل خان ہوے
تھی تجلی حشمت و جلال کی

عصر کا تھا وقت دوشنبہ کا دن | تیرہویں تاریخ تھی شوال کی
مجھسے ہاتف نے کہا تاریخ لکھہ | ایسے با اقبال فرخ فال کی
فکر کرتے ہی نظر آنے لگی | شکلِ صبحِ عید و بخت اقبال کی

**۵۳**

توان جست تاریخِ آن دل نوازہ | ز لفظِ بلند اختر پاکباز

**۵۴**

آن دم کہ تجمل خان در بزمِ وجود آمد | ہاتف نظرِ حق باین فرمود بتاریخش

**۵۵**

خوشا این مصرعِ سال است واللہ | تجمل خان نیکو صاحبِ جاہ

**۵۶**

سالِ میلادِ تجمل خان جہان را بر زبان | زینتِ گیتی و نورِ دیدۂ اہلِ زمان

**۵۷**

بوقتِ فکر ہاتف کرد ارشاد | ہمایون بختور تاریخِ میلاد

**۵۸**

تجمل یافت چون آغوشِ مادر | بہین لختِ جگر تاریخ بہتر

**۵۹**

ہوئی تاریخ فرزندِ تفضل | ہمایون شوکت و جاہ و تجمل

سنہ

تجمل خان نمودہ روسے چون ماہ     خجستہ ماہ زو تاریخ دلخواہ

## قد لہ علیہ الکلام لنسئل الفضل مِنَ المفضل المنعام

کس توقع پہ یہ تاریخ لکھی دنل سے تونے     قدر دان کون ہے جو سعی کی از بس تونے

کان سے شام اودہ سے تونے سنی کب کس سے     آنکھ سے دیکھی نہین صبحِ بنارس تونے

یون نہ کہہ مجھسے نہین آم کوئی بھی چھوٹا     نہ سنا ہوگا کبھی نام سدہارس تونے

دیکھکر ٹانگ بڑی اور بڑی سی گردن     تھیلیا والے کو بھی کہدیا سارس تونے

نہ کبھی لایا کبھی بار گیا گور کھپور     وہان بکتا نہین دیکھا کہین امرس تونے

جھڑکیان کھاتے ہین مجبور ستم سہتے ہین     مجھسا دیکھا ہے جہان مین کوئی بیکس تونے

نہ تو پنڈت ہی سگنے اور نہ راگھو چیتن     کھا دیج ہی نہ پڑوا نہ اماوس تونے

کیسے معلوم ہو عاشق سے کہ تپِ عشق کا شور     ہاتہ رکھکر کے تو دیکھا نہین ملمس تونے

کاوشِ عشق کی ایذا کو نہ کچھہ مجھسے پوچھہ     شمہ اوسکا ہے سنا جسکو ہے نقرس تونے

جو ترا دوست بنا تو بنا اوسکا دشمن     ہمکو آگاہ کیا اور لیا جس تونے

ہم فقیرون سے نہ بہر تجھسے کہے دیتے ہین     ضربِ لاحول کی چکھی نہین کس کس تونے

کیون نہین فضل کے ملبوس کا سائل ہو رشید     دشمنون کو بھی دیا مخمل و اطلس تونے

## تاریخِ وفات شیخ عبداللہ ٹھیکہ دار

وہ تھے ہر کام مین چست اور ہشیار     ہمیشہ کاہلی سستی سے بیزار

| | |
|---|---|
| اگر تاریخ رحلت کی ہے درکار | کہو سب شیخ عبداللہ دیندار ۱۳۲۱ھ |

## عیدی عید الفطر

| | |
|---|---|
| جبکہ گذر گئے ماہِ صیام | ہو گئی عید بہر خاص و عام |
| چاہیے پہلے دیوین صدقۂ فطر | پھر کرین سوے عیدگاہ خرام |

## ایضاً

| | |
|---|---|
| آتی اسی طرح سے رہے بار بار عید | اے روزہ دارو تمکو مبارک ہزار عید |
| روزہ اگر خدا نے کیا ایک بھی قبول | پھر دیکھنا دکھاتی ہے کیا کیا بہار عید |

## ایضاً

| | |
|---|---|
| کیا روح فزا جلوۂ عیدِ رمضان ہے | محوِ طرب و عیش دلِ پیر و جوان ہے |
| عید اونکی ہے جن لوگون کے روزے ہوئے مقبول | تارک کے لیے عید یہان ہے نہ وہان ہے |

## عیدی عید الضحیٰ

| | |
|---|---|
| حاجیون کے زیبِ سر فضلِ خدا کا تاج ہے | حاجیون سے پوچھیے کیا دن خوشی کا آج ہے |
| کچھ فضیلت مجھسے قربانی کی سن لو مختصر | جان فدا جان آفرین پر ہو تو یہ معراج ہے |

## ایضاً

| | |
|---|---|
| عیدِ قربان کی جہان مین دہوم ہے | سب ہے خوشی موجود غم معدوم ہے |
| اہلِ دولت جو نہ قربانی کرے | دین کی دولت سے وہ محروم ہے |

## قطعہ شب براتی

شب برات آئی مہ شعبان مین
سولہ دن باقی رہے رمضان مین
سب ہے عبادت کے لیے یہ رات خوب
اسکی تعریف آئی ہے قرآن مین

ایضاً

شب برات شب قدر کے برابر ہے
جہان نواز دل افروز روح پرور ہے
جو ایسی رات کرے صبح طاعت حق مین
اوسی کے حشر مین رحمت کا تاج سر پر ہے

ایضاً

شب برات شب قدر ہے شرافت مین
خوشا نصیب جو ہووے بسر عبادت مین
جو ایسی رات مین ہو محو پھلجھڑی و انار
کسے کلام ہے اوسکی بھلا حماقت مین

ایضاً

چارون طرف سے دہوم کہ آئی شب برات
گھر گھر پیام عید کا لائی شب برات
یہ شب سحر ہو یاد خدا مین تو خوب ہے
کیا لغو ہے انار و ہوائی شب برات

ایضاً

شب برات عبادت کی رات ہی سمجھو
زبان ذکر و درود و صلوۃ ہی سمجھو
جو ایسی رات مین ہو محو یاد حق تا صبح
عذاب حشر سے اوسکو نجات ہی سمجھو

ایضاً

کیا شب ہے کہ ہے رحمت یزدان کا نزول آج
کیا شب ہے کہ ہوتی ہے دعا سبکی قبول آج
کیا شب ہے کہ آتی ہے صدا غیب سے پیہم
گلزار عبادت کے چنو شوق سے پہول آج

## ایضاً

جز نام خدا اب ہے نہ نکلے کوئی بول آج
اس شب مین عبادت کرو جنت کو لو مول آج

کیا شب ہے کہ ہے صبح تلک نور تجلی
کیا فیض کا جلوہ ہے ذرا آنکھین تو کھول آج

## عنوان فہرست چندہ تعمیر زینہ و فرش عیدگاہ مرادآباد

بعد حمد خدا و نعت رسول
اہل ایمان سنین بگوش قبول

پہلے جس عیدگاہ کی تھی فکر
پھر اوسی کا ہے اسطرح اب ذکر

رہ گیا ہے جو فرش خام اوسکا
اوسمین باقی ہے کام تھوڑا سا

جو مسلمان غنی ہین یا محتاج
سب کی خدمت مین التماس ہے آج

خبر اوسکی اگر نہ لین امسال
ٹوٹ کر ہوگا سب کا سب پامال

حیف ہو اپنے جھوپڑے کا خیال
اور یہ خانہ خدا کا حال

کل کو ہوگی یہ حب مال مضر
آج کر فکر لن تنالوا البر

یہی ہے شیوہ جوان مردان
چاہیے کچھ تو غیرت ایمان

اے خوشا ہمت جوان مردان
راہ حق مین جو دیوین مال اور جان

کیون نہ دین جان و مال اہل نجات
انما اللہ یاخذ الصدقات

ایک پیسہ جو راہ حق مین دے
سات سو سے زیادہ اوسکو ملے

اور جو خانہ خدا بنوائے
عوض اوسکے محل بہشت مین پائے

گر نہ کچھ دیگا تو براہ خدا
سانپ بچھو بنیگا مال ترا

جب اجل کا پیام آئے گا — مال و زر کچھ نہ کام آئے گا

ہون شریک اسمین سب غریب و امیر — دیوین جو ہو سکے قلیل و کثیر

پھر بھی اکبار سب مدد فرمائین — تاکہ فرش اور سیڑھیان بنجائین

بیش و کم کا نہ کچھ خیال کرین — سب مدد اپنے حسب حال کرین

ورنہ سب یہ بنا بنایا کام — مفت ہو جائیگا خراب تمام

جو کہ ہین طالب رضاے خدا — وہ شریک آئین ہون براے خدا

ورز تخمین صرف ہندی طرف — یک ہزارت نشان دہم از صرف

اب یہی ہے دعا علی التحقیق — دے خدا اسکو ہمت و توفیق

گر نہ عبدالرشید شنود کس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

**قطعۂ تاریخ طبع از سید محمد طاہر علی صاحب مرادآبادی متخلص بہ اثر**
**کہ در شعر فارسی شاگرد تلمیذ مصنف ہست**

یافت از فضل ایزد بیچون — نثر و نظم رشید رونق طبع

پیش ازین یافت محسن الاسلام — از حمید و حمید رونق طبع

اہر اسرار و قاضی ابرار — بھر این شد مزید رونق طبع

گفت اثر سالش از سر اخلاص
شد سواد رشید رونق طبع
۱۳۲۷ھ

## این دو غزل از دیوان حکیم مولوی محمد صدیق صاحب مرادآبادی است که از تلامذۂ ارشد مصنف رحمۃ اللہ علیہ است

تا کے نشوم بادیہ پیماے مدینہ — دل میکشدم شوق تماشاے مدینہ

از طرۂ حوران بہشتی ست فزون تر — دل بردگی سبزۂ صحراے مدینہ

بر چہرۂ حوران بکشند نیم نگاہے — چشمیکہ شود محو تجلاے مدینہ

رمزیست ز شیرینی خُلق شہ بطحا — سرمایۂ جان بخشی خُرماے مدینہ

اعزاز و کرامت ز دیارِ ہمہ عالم — پیداست خود از کثرت اسماے مدینہ

چون مکہ گران قدر تر از جملہ بلاد است — از جملہ بلاد است کہ ہمتاے مدینہ (کذا فیہ ۱۲)

زیبد کہ زمین فخر کند بر سر افلاک — زانرو کہ بود مرقد مولاے مدینہ

چشمے نکشاید بسوے روضۂ اخضر — نظارگی گنبد خضراے مدینہ

کُحل البصر دیدۂ ارباب نظر شد — برخاست غباریکہ ز غبراے مدینہ

یارب شود آن روز کہ از راہ ارادت — صدیق شود بادیہ پیماے مدینہ

اے گوہر والاے تو سرتاج والا گوہری — پر نور از شمع رخت شد محفل پیغمبری

اے چشم مہ حیران تو گردون بلاگردان تو — سر بر خط فرمان تو بنہادہ مہر خاوری

اے صدر دیوان جزا وے سرگروہ انبیا — کس را نمی زیبد شہا با ذات پاکت ہمسری

چون تو نگار دلربا کے نقش زد کلک قضا — مانی اگر دیدے ترا بگذاشتے صورتگری